21690 ـ خاوند سے دو ہفتے قبل مسلمان ہوئی کیا نکاح فسخ ہو جائیگا

سوال

ہم دونوں نئے مسلمان ہیں، ہمیں کہا گیا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ہماری شادی باطل ہو چکی ہے، میں سولہ فروری کو مسلمان ہوئی لیکن اس وقت میرے خاوند نے مسلمان ہونے سے انکار کر دیا تھا، میں نے اسے چھوڑ دیا اور اپنی ایک سہیلی کے ہاں جا کر رہنے لگی.
دو مارچ کو میرا خاوند بھی مسلمان ہو گیا تو میں واپس خاوند کے پاس آ گئی، مجھے کہا گیا کہ شریعت اسلامیہ کے مطابق خاوند مسلمان نہ ہو تو ہماری شادی ختم ہو گئی، اب ہمارے لیے ضروری ہے کہ جب تک شریعت اسلامیہ کے مطابق نیا نکاح نہ ہو جائے ہم ایک گھر میں نہیں رہ سکتے.
کیا اس کلام کی کوئی حقیقت ہے، برائے مہربانی جواب جلد دیں کیونکہ میں گناہ اور اللہ کی معصیت میں نہیں رہنا چاہتی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کو جو کچھ کہا گیا ہے وہ صحیح نہیں، کیونکہ جب خاوند اور بیوی میں سے کوئی ایک پہلے مسلمان ہو جائے اور پھر عورت کی عدت ختم ہونے سے قبل دوسرا بھی مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے پہلے نکاح پر ہی ہیں (عورت کی عدت تین حیض ہے، اگر اسے حیض آتا ہے، اور اگر حیض نہیں آتا تو تین ماہ ہو گی، اور اگر وہ حاملہ ہے تو اس کی عدت وضح حمل ہو گی)، امام شافعی امام احمد کا مسلك یہی ہے، اور سوال میں جو صورت بیان ہوئی ہے اس میں امام مالك رحمہ اللہ کا بھی مسلك یہی ہے کہ عورت خاوند سے قبل مسلمان ہوئی ہے اس طرح کے شریعت اسلامیہ میں بہت سارے واقعات ملتے ہیں.

ان واقعات میں صفوان بن امیہ کی بیوی کا قصہ بھی شامل ہے جو فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہو گئی تھی، اور پھر اس کے ایك ماہ بعد صفوان بھی مسلمان ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں علیحدگی نہیں کرائی تھی، اور نہ ہی انہیں تجدید نکاح کا حکم دیا تھا، بلکہ وہ صفوان کے پاس پہلے نکاح میں ہی رہی، ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں اس حدیث کی شہرت اس کی سند سے زیادہ قوی ہے " اھـ

لیکن اگر ان میں دوسرا عورت کی عدت ختم ہونے کے بعد اسلام قبول کرے تو اس میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ اگر وہ آپس میں اکٹھا رہنے پر متفق ہوں تو پہلا عقد نکاح ہی کافی ہے لیکن شرط یہ ہے

کہ عورت نے ابھی دوسرے مرد سے شادی نہ کر لی ہو، تو اس صورت میں ان کا پہلے نکاح میں ہی اکٹھا رہنا جائز ہے اور تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہو گی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہ اللہ کا اختیار یہی ہے، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی راجح قرار دیا ہے، انہوں نے ابو داود کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالی عنہا کو ان کے خاوند ابو العاص کے پہلے نکاح میں ہی واپس کر دیا تھا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2240) سنن ترمذی حدیث نمبر (1143) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2019) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابو العاص رضی اللہ تعالی نے سورۃ الممتحنۃ کی آیات نازل ہونے کے دو برس بعد اسلم قبول کیا تھا جن میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان عورتیں مشرکوں کے لیے حرام ہیں، اور ظاہر ہے کہ اس مدت میں تو زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی عدت ختم ہو چکی تھی، لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نکاح میں ہی انہیں واپس کر دیا تھا.

حاصل یہ ہوا کہ آپ دونوں اپنے پہلے نکاح پر ہی ہیں اور تجدید نکاح کی کوئی ضرورت نہیں. واللہ تعالی اعلم.

مزید آپ زاد المعاد (5 / 133 - 140) اور المغنی (10 / 8 - 10) اور الشرح الممتع (10 / 288 - 291) کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .